جناب سید جمشید احمد ندوی

روسی مسلمان ۔ اندیشے اور امیدیں

آج مسلمانوں کو نت نئے مشکلات کا سامنا ہے منجملہ ان مشکلات کے ایک یہ ہے کہ بہت سی مسجدیں جو دشمنوں کے ناپاک قبضہ میں ہیں اب تک بازیاب نہیں ہوسکیں جب کہ روس میں کمیونسٹ انقلاب سے پہلے روس کے مختلف صوبوں وشہروں میں ۱۴۰۰۰ (چودہ ہزار) سے زائد مسجدیں تھیں' افسوس صد افسوس کہ گھٹتے گھٹتے ان کی تعداد صرف ۸۰ (اسّی) رہ گئی ہے۔

دوسری بڑی مشکل جس سے مسلمان روس میں دوچار ہیں' یہ ہے کہ ائمہ ودعاۃ کی ایسی کوئی جماعت نہیں ہے جو بازیافت مساجد میں دعوت وامامت کا فریضہ انجام دے سکیں' اور ایسے اساتذہ واتالیق کا فقدان ہے جو نئی نسل کو اسلام کی تعلیم دے سکے اور اسلام کے پیغام کو عام کرسکے' اس کا سلبی نتیجہ یہ سامنے آرہا ہے کہ بہت سی مسجدوں میں جمعہ کی نماز ادا نہیں ہورہی ہے۔

از سر نو پھر مساجد کی تعمیر کی پوری کوشش ہورہی ہے اور آج روس میں مساجد کی تعداد ۴۰۰۰ (چار ہزار) کو پہونچ چکی ہے' لیکن اگر روسی مسلمانوں کی تعداد سے موازنہ کیا جائے تو یہ تناسب بہت کم ہے۔ اس لئے کہ تاتارستان میں ۴ ملین مسلمان ہیں۔ لیکن وہاں چھوٹی بڑی تمام مسجدیں ملا کر صرف ۱۵۰۰ (پندرہ سو) مسجدیں ہیں' جب کہ وہاں کے مسلمانوں کو اس کے ڈبل یعنی (۸۰۰۰) مساجد کی ضرورت ہے۔

سب سے خطرناک مشکل جس سے روس میں مسلمانوں کو سامنا ہے یہ ہے کہ ''بشکریا'' میں چار اسلامی مدارس ہیں جن میں سے ایک بھی مسلمانوں کی نگرانی میں نہیں ہے بلکہ حکومت کے کنٹرول میں ہے حکومت جسے چاہتی ہے اس میں دست برد کرتی ہے۔

''تومسک'' میں ''الابیض'' نامی ایک بہت پرانی مسجد ہے جو پورے ''سائبریا'' میں نادر و یکتا ہے' اس میں کمیونسٹوں نے مئے خانہ بنادیا ہے اور تاحال اس میں یہ مئے خانہ باقی ہے'

تاہم روسی قانون کا یہ دعویٰ ہے کہ تمام مذاہب یکساں ہیں' مگر بہت سے دلائل ہیں جن سے یہ بات کھل کر سامنے آرہی ہے کہ کلیسا کو مکمل آزادی ہے جبکہ مسلمانوں کے کئی ایک مدرسے اور مساجد جن پر ناجائز قبضہ کیا گیا اب

تک واپس نہیں کیے گئے۔

کلیسا کے عبادت خانے اور اوقاف کی تمام جائیدادیں واپس کردی گئیں' جب کہ شکیرستان کے اوفا شہر میں ایک مسجد کے مقابل میں چودہ کلیسے ہیں اور شہر کی دیگر مساجد اور چار مدارس کو حکومت نے اب تک واپس نہیں کیا' اس سوتیلے پن کے معاملے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ روس میں دیگر پیروان مذاہب کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے اور جو مراعاتیں دی جاتی ہیں وہ مراعاتیں مسلمانوں کو نہیں دی جاتی ہیں۔

مجلہ ''سپیجل'' کی ایک تحقیق کے مطابق جرمنی میں جولائی ۲۰۰۴ء تا جون ۲۰۰۵' تقریباً ۴۰۰۰ (چار ہزار) لوگوں نے اسلام قبول کیا۔

نیز قبول اسلام کے مختلف اسباب ومحرکات ہیں' سب سے بڑا محرک جرمنی خواتین کی شادی مسلم مردوں سے ہونا ہے۔

جرمنی کے وزیر داخلہ ''فولفجانج شوبیلہ'' نے ابھی حال ہی میں بیان دیا کہ اسلام ہمارے ملک کا ایک جزء بن چکا ہے' ۳/ملین سے زائد مسلمان جرمنی میں پائے جاتے ہیں۔اور حکومت پر یہ ضروری ہے کہ اس فکر کو عام کرے کہ مساجد اور کلیسے اور دیگر عبادت خانے ملک وملت کیلئے چیلنج اور خطرہ نہیں ہیں' بلکہ ملک کی تعمیر وترقی کی ایک قسم اور ایک ذریعہ ہے۔

فرانس میں مقیم مسلمانوں کے بارے میں ایک تحقیق پیش کی گئی کہ فرانسیسی معاشرہ میں مسلمانوں کے گھل مل جانا یورپ میں ایک استثنائی حالت ہے' فرانس میں ۷۲ فیصد مسلمان ہیں لیکن اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی تصادم' کوئی ٹکراؤ نہیں' اور وہاں ۹۱ فیصد مسلمان مسیحیت کے بارے میں مثبت رائے رکھتے ہیں اور ۷۱ فیصد یہودیت کے بارے میں' جبکہ برطانیہ میں صرف ۳۲ فیصد مسلمان یہودیت کے بارے میں مثبت رائے رکھتے ہیں اور ۲۸ فیصد اسپین میں اور ۳۸ فیصد جرمنی میں' اسی ریسرچ کی بنیاد پر مطالبہ کیا جارہا ہے کہ اگر ملک میں مسلمانوں کی تعداد بڑھتی ہے تو اس سے ملک کی سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔

ایک تحقیق کے مطابق فرانس میں مسلمانوں کی تعداد تقریب ۵/ملین ہے۔ایک دوسری تحقیق کے مطابق ۴/ملین ہے' بعض دوسری تحقیق کے مطابق فرانس میں مسلمانوں کی تعداد ۱۰/ملین ہے' کچھ تو وہاں کے اصل متوطن ہیں' اور کچھ مختلف ممالک' مغرب' ترکی' افغانستان' سینگال' مالی سے ہجرت کر کے آنے والے لوگ ہیں۔